چہارم:.....موصوف لکھتے ہیں:

میری بھیجی ہوئی تحریر نقل کرتے ہوئے خرم شہزاد صاحب نے کچھ غلطیاں کی ہیں.....الخ

پھر موصوف ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

خرم صاحب نے شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتاب سے عبارت نقل کی جس کے چند الفاظ کی تبدیلی سے شیخ البانی رحمہ اللہ بالکل بری ہیں یہ ان کی اپنی غلطیاں ہیں.....الخ

(حالانکہ یہ غلطیاں ہماری نہیں کمپوزر کی ہیں جیسا کہ ہم اپنی اس تحریر کے شروع

میں وضاحت کر چکے ہیں۔)

اسی طرح محترم ابو المحبوب سید انور شاہ راشدی صاحب ہمارے متعلق لکھتے ہیں:

''یاد رہے کہ موصوف کی کتاب میں یہاں مذکور روای کا درست نام "ربیح" حا کے ساتھ ہے، نہ کہ "ربیع" عین کے ساتھ۔

''عربیت سے نا آشنائی''

محترم شاہ صاحب کو اس بات کا بخوبی علم ہے کسی بھی مولف کی کتاب میں اس طرح کی غلطی کمپوزر کی ہوتی ہے، پتہ نہیں موصوف نے ہمارے متعلق یہ حسن ظن کیوں نہیں رکھا؟

لہٰذا یہ غلطی ہماری نہیں، کمپوزر کی ہے۔ہم اپنے ان احباب کے اس قسم کے ہر اعتراض کا جواب لکھیں گے ان شاء اللہ۔

ہماری طبیعت کافی عرصے سے ناساز ہے۔ان شا اللہ جیسے ہی طبیعت مکمل طور پر صحیح ہوتی ہے۔ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ان تمام اعتراضات کا جواب دیں گے۔

ہم اپنے قارئین کرام سے گزارش کرتے ہیں کہ ہمارے جوابات کے آنے تک کوئی فیصلہ نہ کریں اور انصاف کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دونوں فریقین کے دلائل پڑھنے کے بعد فیصلہ کیا جائے۔

آج ہم ایک ایسی عظیم شخصیت کے بارے میں مختصراً تفصیل ذکر کر رہے ہیں''جو

عربیت سے خوب آشنا تھے، اصول حدیث کے خوب ماہر تھے، محدث تھے، محقق تھے اور علم الرجال و حدیث کے خوب ماہر تھے۔ ان کی علمی خدمات اظہر من الشمس ہیں لیکن اس عظیم شخصیت کی بڑی بڑی غلطیوں کو ہمارے یہ احباب ذکر نہیں کرتے اور ہماری معمولی سی غلطیوں کو پہاڑ بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ عظیم شخصیت محقق العصر، محدث العصر شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ ہیں۔

ہمیں اس موقع پر ان احباب کے اس طرز عمل پر ایک حدیث یاد آ گئی، ملاحظہ فرمائیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بنو مخزوم کی ایک عورت (فاطمہ بن اسود) نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کہ اس کے متعلق نبی ﷺ سے کون بات کرے گا؟ آخر کسی کو آپ ﷺ سے گفتگو کی جرأت نہ ہوئی پھر سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے بات کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل کا یہی طریقہ تھا کہ جب ان میں سے کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے (سنو) اگر میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔'' [1]

[1] صحیح البخاری: 3732، و صحیح مسلم: 1688.

الغرض غلطی کوئی بھی کرے وہ غلطی ہی ہے، غلطی سے مبرا صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس لیے کہ اللہ ''سبحان'' ہے۔ بہرحال ہمیں تو ان احباب کے اس رویے سے یہی سمجھ آئی ہے کہ ہماری معمولی سی غلطی پہاڑ کے برابر اور محدث العصر شیخ البانی رحمہ اللہ کی پہاڑ جیسی غلطیاں بھی غلطیاں ہی نہیں۔ واللہ اعلم

بہرکیف شیخ البانی رحمہ اللہ سے بحیثیت انسان جو غلطیاں ہوئی ہیں جس سے مسلک اہل حدیث اور دین اسلام کو نقصان پہنچا ہے اور مزید پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس کی مختصراً تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

1: شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک فرض نماز میں ''ترک رفع الیدین'' سنت ہے۔ (یعنی نماز میں ''رفع الیدین'' نہ کرنا بھی سنت ہے (کیونکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نماز میں رفع الیدین کرنے کے بھی قائل ہیں) جیسا کہ انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے، حدیث ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ (کے طریقے کے موافق) نماز نہ پڑھاؤں، پھر انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی بار ہاتھ اٹھائے۔'' ❶

(راقم کہتا ہے اصول حدیث و محدثین کی روشنی میں یہ حدیث ضعیف ہے۔)

2: شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک ''ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا ''سنت'' ہے، انہوں نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

''سیدنا عمر بن قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ

❶ صحیح سنن ترمذی للألبانی : 257.

فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔'' ❶

(راقم کہتا ہے: اصول حدیث و محدثین کی روشنی میں یہ حدیث ضعیف ہے۔)

3: شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک فرض نماز میں سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے ''رفع الیدین'' کرنا سنت ہے۔ ❷

(راقم کہتا ہے: اصول حدیث و محدثین کی روشنی میں یہ حدیث ضعیف ہے)

4: شیخ البانی رحمہ اللہ عید کی نماز میں تکبیرات عیدین میں ''ترک رفع الیدین'' کے قائل تھے یعنی ان کے نزدیک نماز عیدین میں ہر تکبیر کے ساتھ ''رفع الیدین'' کرنا سنت سے ''ثابت'' نہیں۔ ❸

(راقم کہتا ہے: شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ بات غلط ہے، کیونکہ صحیح حدیث میں نماز عیدین میں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔ الحمدللہ)

5: شیخ البانی رحمہ اللہ نماز جنازہ میں ''ترک رفع الیدین'' کے قائل تھے یعنی نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ ''رفع الیدین'' کرنا سنت سے ثابت نہیں، سوائے پہلی تکبیر کے۔ ❹

❶ صحیح سنن ابن ماجه للألبانی: 701، و فتاویٰ علمیه المعروف توضیح

الاحکام، ص: 403.

❷ صفة الصلاة للألبانی، ص: 140، 151، 154.

❸ ارواء الغلیل للألبانی: 3/ 113، 114، و مقالات: 2/ 179.

❹ احکام الجنائز للألبانی، ص: 115، وفتاویٰ علمیه المعروف توضیح الاحکام، ص: 530.

(راقم کہتا ہے: شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ بات غلط ہے، نماز جنازہ میں ہر تکبیر کے ساتھ ''رفع الیدین کرنا سنت'' سے ثابت ہے۔)

6: شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک جہری نمازوں (نماز فجر، نماز مغرب، نماز عشا) میں امام کے پیچھے مقتدیوں کو سورۃ فاتحہ نہیں پڑھنی چاہیے۔ ❶

(راقم کہتا ہے: شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ بات غلط ہے کیونکہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی لہٰذا امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا لازم ہے۔)

7: شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک جس مقتدی نے (نماز میں) امام کے ساتھ رکوع پالیا تو اس نے رکعت پالی، انہوں نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔ ❷

(راقم کہتا ہے: شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ بات غلط ہے۔ رکوع پانے سے رکعت نہیں ملتی جب تک مقتدی سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اور شیخ البانی رحمہ اللہ کی پیش کردہ احادیث، اصول حدیث و محدثین کی روشنی میں ضعیف ہیں۔)

8: شیخ البانی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ

''عورت کے چہرے کے پردے کا کیا حکم ہے؟''

اس کے جواب میں شیخ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''ہم صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کو نہیں جانتے کہ کسی نے اس کو واجب

❶ صفة الصلاة للألبانی، ص: 98، 99.

❷ ارواء الغلیل للألبانی: 2/ 260 تا 266.

قرار دیا ہو عورت پر، لیکن عورت کے لیے بہتر اور افضل یہ ہے کہ وہ اپنے چہرے کو ڈھانپیں۔ باقی وجوب کے حوالے سے ایسی کوئی دلیل شریعت میں ثابت نہیں ہے، تو کسی شخص کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اسے واجب قرار دے.....الخ''

مزید شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے چہروں کو ڈھانپ رکھیں تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو کیا یہ اس کی افضلیت پر دلالت کرتا ہے وجوب پر دلالت نہیں کرتا۔ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کی جو حدیث ہے وہ ضعیف ہے اس میں ایک راوی مجہول ہے۔

اور ہم نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ ستر میں شامل نہیں ہیں۔'' ❶

(راقم کہتا ہے: شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ بات غلط ہے، عورت کے لیے چہرے کا پردہ کرنا فرض ہے۔ واللہ اعلم)

9: شیخ البانی رحمہ اللہ کا اس حدیث کے مطابق موقف ہے: ''انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔'' انہوں نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔ ❷

(راقم کہتا ہے: شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ بات غلط ہے یہ حدیث اصول حدیث و محدثین کی روشنی میں ضعیف ہے۔)

❶ فتاویٰ البانیہ، ص: 306، 309.

❷ سلسلة الاحاديث الصحيحة للألباني: 2/ 187، ح: 621.

10: شیخ البانی رحمہ اللہ نے ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم'' کی بعض احادیث کو ''ضعیف'' کہا ہے۔ ❶

(راقم کہتا ہے شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ بات غلط ہے، صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی تمام متصل مرفوع احادیث ''صحیح'' ہیں والحمدللہ)

11: شیخ البانی رحمہ اللہ نے ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم'' میں بعض احادیث کے ''موضوع'' یعنی جھوٹی ہونے کا کہا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ محترم

ابو المحبوب انور شاہ راشدی صاحب لکھتے ہیں: (واٹس ایپ کے ایک گروپ میں)

عدنان ابراہیم!

اس نے کہا ہے کہ علامہ البانی رحمہ اللہ ''آداب الزفاف'' کے مقدمے میں ابو الفیض غماری کی موافقت میں صحیحین (یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم) میں ''موضوع'' (یعنی جھوٹی) احادیث کے ہونے کا کہا ہے۔ اسی طرح ''مقدمہ تحقیق عقیدہ طحاوی'' میں بھی کہا ہے۔ ❷

12: محدث العصر شیخ حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ شیخ البانی رحمہ اللہ کے متعلق

---

❶ ضعیف الجامع الصغیر للألبانی: 1988، 2007، 4484، 6209، وغیرہ۔

❷ گروپ اسماء الرجال قواعد و تطبیقات، تاریخ 2018-02-20.

لکھتے ہیں:

شیخ البانی (رحمہ اللہ) اور طبقاتی تقسیم

شیخ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کا تدلیس کے بارے میں عجیب و غریب موقف تھا۔ وہ سفیان ثوری اور اعمش وغیرہما کی معنعن روایات کو صحیح سمجھتے تھے، جبکہ حسن بصری (طبقۂ ثانیہ عند ابن حجر: 40/2) کی معنعن روایات کو ضعیف قرار دیتے تھے۔

مثلاً دیکھیے ارواء الغلیل (2/288 ح 505)

بلکہ شیخ البانی نے ابو قلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی/طبقۂ اولیٰ عند ابن حجر 15/1) کی معنعن حدیث پر ہاتھ صاف کر لیا۔ البانی نے کہا:

اسناده ضعيف لعنعنة أبي قلابة وهو مذكور بالتدليس.....''

''اس کی سند ابو قلابہ کے عنعن کی وجہ سے ضعیف ہے اور وہ (ابو قلابہ) تدلیس کے ساتھ مذکور ہے.....''

(حاشیہ صحیح ابن خزیمہ ج 3 ص 268، تحت ح 2043)

حافظ ابن حجر نے حسن بن ذکوان (70/3) قتادہ (92/3) اور محمد بن عجلان

(3/89)

وغیرہم کو طبقۂ ثالثہ میں ذکر کیا ہے جبکہ شیخ البانی ان لوگوں کی احادیث معنعنہ کو حسن یا صحیح کہنے سے ذرا بھی نہیں تھکتے تھے۔ دیکھیے صحیح ابی داؤد (1/ 33ح 8، سنن ابی داؤد بتحقیق الالبانی: 11، روایۃ الحسن بن ذکوان) الصحیحۃ (4/ 202 ح 1647، روایۃ قتادہ) اور الصحیحۃ (3/ 101ح 1110، روایۃ ابن عجلان)

معلوم ہوا کہ البانی صاحب کسی طبقاتی تقسیم مدلسین کے قائل نہیں تھے بلکہ وہ اپنی مرضی کے بعض مدلسین کی معنعن روایات کو صحیح اور مرضی کے خلاف بعض مدلسین (یا ابریاء من التدلیس) کی معنعن روایات کو ضعیف قرار دیتے تھے۔ اس سلسلے میں ان کا کوئی اصول یا قاعدہ نہیں تھا لہٰذا تدلیس کے مسئلے میں ان کی تحقیقات سے استدلال غلط و مردود ہے۔" [1]

راقم کہتا ہے: اس کے علاوہ بھی شیخ البانی رحمہ اللہ سے کئی مسائل اور تحقیق وغیرہ میں غلطیاں ہوئی ہیں جس کی تفصیل کا یہ موقع محل نہیں اور نہ ہی ہمارا یہ موضوع ہے۔ بلکہ موصوف کو آئینہ دکھانا تھا کہ غلطیاں کس سے ہوئی ہیں اور کس نوعیت کی ہوئی ہیں۔ فیصلہ ہم قارئین کرام پر چھوڑتے ہیں۔ مسلک اہل حدیث کا مسلمہ اصول ہے کہ براہ راست قرآن و حدیث کی اتباع کی جائے۔ عقائد و احکام اصول و فروع کسی جگہ بھی رائے و قیاس سے کام نہ لیا جائے (لیکن بعض اہل حدیث رائے، قیاس اور منطق سے کام لیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی اصلاح فرمائے۔ آمین)

جب کہ بریلوی حنفی اور دیوبندی حنفی کے ہاں رائے و قیاس کو اہمیت حاصل ہے اور ابوحنیفہ کے مقلد ہیں۔

اہل حدیث محدثین کی علمی خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن دلیل کی روشنی میں تقلید کسی کی بھی نہیں کرتے لیکن آج کل مسلک اہل حدیث کی ایک ایسی کھیپ تیار ہو چکی ہے جو شیخ البانی رحمہ اللہ کی تقلید کو واجب سمجھتی ہے اور جو کچھ شیخ البانی رحمہ اللہ نے لکھ

[1] مقالات: 317/3.

دیا ہے ان کے نزدیک حرف آخر کی حیثیت سے من وعن قابل قبول ہے۔ ہم نے گذشتہ صفحات پر شیخ البانی رحمہ اللہ کی جن غلطیوں کی نشاندہی کی ہے، شیخ البانی رحمہ اللہ نے ان ضعیف احادیث کو غلطی سے یا اپنے من مانے اصول کے تحت ''صحیح'' کہہ کر بریلوی حنفیوں اور دیوبندی حنفیوں اور شیعہ لوگوں کو موقع فراہم کیا ہے کہ وہ مسلک اہل حدیث پر نشتر آزمائی کے لیے شیخ البانی رحمہ اللہ کے ان ذکر کردہ (غلط) مسائل کو ڈھال بنائیں۔ اسی طرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی بعض حدیثوں کو "سلسلة الاحاديث الضعيفة والموضوعة" میں درج کیا تو بعض کو ''ضعیف الجامع الصغیر'' میں، اسی طرح اپنی دوسری تصنیفات میں بھی ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم'' کی بعض حدیثوں کو ضعیف قرار دے کر ''صحیح بخاری اور صحیح مسلم'' پر نقد وتنقید کا باب کھول کر جہلائے عصر کے لیے راہ ہموار کر دی اور بعض اندھی تقلید کے متوالے شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک احادیث صحیحہ جو کہ درحقیقت میں ضعیف احادیث ہیں، ان کی تاویل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ نیز قرأت فاتحہ خلف الامام کے سلسلے میں شیخ البانی رحمہ اللہ کا مسلک اہل حدیث کے خلاف تھا (جیسا کہ گذشتہ صفحات پر گزر چکا ہے) اور بھی اس قسم کی باتیں شیخ البانی رحمہ اللہ میں تھیں، تصحیح وتضعیف کا اصول بھی شیخ البانی رحمہ اللہ کے نزدیک من مانا تھا۔ کوئی مسلمہ اصول نہیں تھا اور یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث کو ایک جگہ ضعیف قرار دیا ہے تو دوسری جگہ اس کی تصحیح کر دی۔ کسی جگہ کسی راوی کو ثقہ قرار دیا ہے تو دوسری جگہ ضعیف اور اس کی بے شمار مثالیں شیخ البانی رحمہ اللہ کی کتب میں مل سکتی ہیں۔

بطور مثال ایک حدیث ملاحظہ فرمائیں:

امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے ''صحیح بخاری'' میں ایک حدیث "انكم سترون ربكم عيانا" ❶ ذکر کی ہے۔

اس حدیث کو شیخ البانی رحمہ اللہ نے "في ظلال الجنة في

تخریج السنة" میں ضعیف قرار دیا۔ ❷ اس بنا پر کہ اس کے ایک راوی "ابو شہاب عبدربہ بن نافع الحناط الکوفی" اس کے ذکر میں منفرد ہے اور شیخ البانی رحمہ اللہ کی یہ کتاب "1400ھ" میں چھپی۔ اس کے بعد شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسی حدیث کو "سلسلة الاحاديث الصحيحة" کی جلد 6 میں حدیث 3056، ص: 155، 156" کے تحت شاہد ملنے پر "صحیح" کہا ہے۔ جب کہ یہ کتاب شیخ البانی رحمہ اللہ کی وفات کے دو سال بعد "1422ھ" میں پہلی مرتبہ چھپی ہے۔ گویا "22 سال یا 23 سال" سے ان کے شاگرد اور مقلد اسی عقیدہ پر رہے کہ "صحیح بخاری" کی یہ حدیث ضعیف ہے اور ہوسکتا ہے کہ بعض اس دنیا سے اسی عقیدہ پر وفات پا چکے ہوں گے۔ واللہ اعلم

❶ صحيح بخاری : 7435.

❷ ظلال الجنة فی تخریج السنة للألبانی : 461.

شیخ البانی رحمہ اللہ حدیث کی خدمت کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئے۔ مقلدین کی ایک جماعت تیار کر دی جو ان کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہیں کرتی۔

شیخ البانی رحمہ اللہ وفات پا چکے، ان کا عمل ان کے ساتھ گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی لغزشوں کو معاف فرمائے اور ان کے اعمال صالحہ کو قبول فرمائے اور ان کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

آخری بات:

قارئین کرام! موصوف نے اپنی تحریر میں ہم پر ایک جھوٹ باندھا ہے، ملاحظہ فرمائیں: موصوف اپنی تحریر میں لکھتے ہیں:

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر خصی مینڈھا ذبح کیا کرتے تھے۔ یہ روایت سنداً ضعیف ہے۔ خرم صاحب اس میں ایک تو حفص بن غیاث مدلس ہیں اور دوسری وجہ یہ ہے کہ ابو جعفر محمد بن علی کا سماع ہی ثابت نہیں۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور آپ اس حدیث کو خود بھی ضعیف کہہ چکے ہیں۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ انڈل کی قربانی ہی سنت ہے۔

موصوف اپنی تحریر میں لکھتے ہیں:

نوٹ:..... جو میں نے اپنی پہلی تحریر میں دعویٰ کیا ہے کہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت کو آپ نے خود بھی ضعیف کہا ہے۔ اگر آپ کو اپنے حدیث کے متعلق ضعیف کہنے کی دلیل کی ضرورت ہو تو وہ بھی میرے پاس بطور ثبوت موجود ہے۔

جواب:

اول:..... موصوف نے اپنی اس تحریر میں لکھا ہے:

''آپ (خرم شہزاد) اس حدیث کو خود بھی ضعیف کہہ چکے ہیں۔''

ہم نے اپنی کسی تحریر یا کتاب میں ''غیر خصی'' والی حدیث کو مطلق طور پر ضعیف نہیں کہا، لہٰذا موصوف نے یہ کذب بیانی کی ہے۔

بطور ثبوت دلیل ملاحظہ فرمائیں: ہماری کتاب ''کیا خصی جانور کی قربانی سنت ہے؟'' جنوری 2017ء میں شائع ہوئی، اس کتاب کے صفحہ ''36'' پر ہم نے ''غیر خصی'' والی حدیث ذکر کی اور اس پر حکم لگایا "اسناده حسن" ❶

اس کے بعد ہماری اگلی کتاب (انیس (19) مہینے بعد) ''عید الاضحیٰ کے صحیح احکام و مسائل'' اگست 2018ء میں شائع ہوئی اس کتاب میں ہم نے یہی حدیث ''غیر خصی'' والی ذکر کی اور اسی کتاب کے ''صفحہ 50'' پر ہم نے یہ حدیث ''غیر خصی'' والی ذکر کرنے کے بعد نیچے حاشیہ میں اس حدیث پر حکم لگایا ہے:

''اسناده ضعیف'' یہ سند ضعیف ہے۔ لیکن متن صحیح ہے۔ جیسا کہ دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ❷ والحمد للہ

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے اپنی کسی بھی کتاب میں اس حدیث کو مطلق طور پر ضعیف نہیں کہا اس حدیث ''غیر خصی'' کا متن ''صحیح'' ہے جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب

❶ کیا خصی جانور کی قربانی سنت ہے؟، ص: 36. ❷ عید الاضحیٰ کے صحیح احکام و مسائل، ص: 50.

میں لکھا ہے اور ان شاء اللہ اس کے دلائل ہماری آنے والی کتاب

''خصّی جانور کی قربانی سنت نہیں۔''

(اضافہ شدہ جدید ایڈیشن)

میں ذکر کیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ۔ اس کے علاوہ دیگر اعتراضات کا جواب بھی دیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

لیکن موصوف سے باادب عرض ہے کہ آپ اصول حدیث وعلم الرجال کے متعلق کچھ بھی نہیں جانتے، اس لیے آپ نے ایسے ہی ''حفص بن غیاث'' کو مدلس کہہ دیا ہے لہٰذا آپ پہلے ''حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ'' محدث العصر شیخ البانی رحمہ اللہ اور دیگر کبار علماء کرام، مثلاً محدث العصر شیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ، شیخ حافظ شریف حفظہ اللہ، شیخ مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ اور شیخ محمد خبیب احمد حفظہ اللہ وغیرہ کے ''اصولوں کو پڑھے پھر کوئی رائے قائم کریں۔''

لیکن میں ''حفص بن غیاث'' کو مدلس کہہ سکتا ہوں بلکہ اپنی کتاب ''کیا خصّی جانور کی قربانی سنت ہے؟'' میں کہا ہے۔ کیونکہ میں متقدمین محدثین کے اصولوں کا پابند ہوں اور دوغلی پالیسی نہیں اپناتا۔ مگر آپ تو شیخ البانی رحمہ اللہ کی طرح اپنے من مانے اصولوں کے پابند ہیں لہٰذا آپ مجھ سے جواب طلب کرنے سے پہلے اپنے اصول بتائے، خاص طور پر ''تدلیس'' کے بارے میں اپنا موقف بتائے، ورنہ آپ کی ادھر ادھر کی باتوں کی علمی دنیا میں کوئی حیثیت نہیں۔

دوم:..... موصوف نے اپنی تحریر میں یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ ''ابو جعفر محمد بن علی کا

چار (4) احادیث کو ضعیف کہا تھا جب کہ وہ چار (4) احادیث اصول حدیث و محدثین کی روشنی میں اور شیخ البانی رحمہ اللہ اور حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ وغیرہ نیز راقم کی تحقیق میں بھی ''صحیح'' ہیں، ہم نے اس کا جواب بھی ''نومبر 2017ء میں'' لکھا تھا ہمارے پاس اس بات کے بطور ثبوت چار (4) گواہ بھی موجود ہیں۔ الحمد للہ

مگر صمصام صاحب نے جواب نہیں دیا تھا لیکن موجودہ صورت حال کا علم نہیں کہ صمصام صاحب نے اپنے موقف سے رجوع کرتے ہوئے ''اللہ تعالیٰ سے توبہ'' کر لی ہے یا نہیں۔ واللہ اعلم

صمصام صاحب اور حافظ ابو بکر صاحب اس فن ''اصول حدیث و علم الرجال'' کے متعلق کچھ نہیں جانتے، اسی لیے ہم نے اپنی پہلی تحریر میں ان دونوں کو مشورہ دیا تھا کہ شیخ ابو سیف حفظہ اللہ کے پاس جا کر پانچ سال اس فن ''اصول حدیث و علم الرجال'' کو سیکھ لیں اور پھر پانچ سال مزید اس پر محنت کریں اور ان دس سالوں کے بعد اس فن ''علم الرجال'' کے میدان میں آئے لیکن ہمارے اس مشورے پر ان دونوں نے عمل نہیں

کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

حافظ ابو بکر صاحب جب تک ہماری اس تحریر میں "ذکر کردہ تمام دلائل کا جواب" نہیں دیں گے ہمارے ذکر کردہ درج ذیل دو شعر ان پر حجت بن کر چسپاں رہیں گے۔ ان شاء اللہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق بات کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین) اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندہ رکھے دین اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین یارب العالمین)

کسی کو اپنے عمل کا حساب کیا دیتے
سوال سارے غلط تھے جواب کیا دیتے

.....

دلیل تھی نہ کوئی حوالہ تھا ان کے پاس
عجیب لوگ تھے بس اختلاف رکھتے تھے

.....